اسلام کا نظام عفت وعصمت: ایک مطالعہ

A Study of Islamic System of Chastity and Infallibility

Salman Shafi
M.Phil Scholar, University of Balochistan, Quetta
Dr. Shabana Qaz
Assistant Professor of Islamic Studies, University of Balochistan, Quetta
Dr. Naseem Akhter
Assistant Professor of Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto Women University Peshawar

Abstract

The great aspect of human life on which its survival depends is the protection of chastity. One of the five purposes of *Shariah* (Maqāsid-e-*Sharīah)* is the protection of chastity. The following are the sources of protection of chastity in Islam, such as, Piety and fear of God, Timely marriage, Collective sponsorship of the poor and needy, Fasting, Implementation of Islamic laws (Hudud) and punishments. On crimes which leads to vulgarity as, malice aforethought evil eyes, Free relationship of men and women in society, delaying of marriage despite Affordability, Considering marriage with widows as defective.

Keywords: Chastity and Infallibility, Islamic Laws, Women

تمہید

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی بھی قوم کی بقاء اور حیات اور ارتقاء کے لیے عفت و عصمت کا تحفظ کلیدی حیثیت رکھتا ہے ۔اقوام عالم کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ کسی بھی پستی اور زوال میں سب سے بنیادی سبب اخلاقی بے راہ روی اور جنسی آوارگی ہے۔ علم و حکمت کا سرچشمہ یونان کا زوال ہو، یا سلطنت روما کا سقوط، یا عصر حاضر کی تہذیب کا کھوکھلا پن ۔سب کے زوال میں بے حیائی اور جنسی آوارگی کے سیلاب بلاخیز کا نمایاں کردار رہا ہے۔اسلام چونکہ ایک مکمل ضابطہ حیات کارکھتا ہے، اور اس میں حیات انسانی کے جملہ پہلوؤں سے تعرض کیا گیا ہے۔ حیات انسانی کا ایک عظیم شعبہ جس پر اس کی بقاء کا دار و مدار ہے، عفت و عصمت کا تحفظ ہے۔عفت وپاک دامنی اسلام کا تاکیدی ومبارک حکم، فطرت انسانی کا تقاضا اور شرافت کا اعلیٰ معیار ہے۔ عفت وپاک دامنی انسانی حسن وجمال اور اعلیٰ سیرت کا تقاضا ہے۔ شرم گاہوں کی حفاظت اور خواہشات کو قابو میں لانے کو عظیم ومقبول عمل اور اخروی درجات میں بلندی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

عفت وعصمت پر آیات واحادیث

عفت و عصمت حسب ونسب کی حفاظت اور رشتہ داریوں کے قیام کا ذریعہ ہے جس معاشرے میں بے راہ روی اور بدکاری عام ہو جائے، وہاں نہ تو قبائل، برادریاں اور خاندانوں کا تصور رہتا ہے اور نہ ہی رشتہ داریوں کا احترام ولحاظ۔ یوں تو عفت وعصمت کے تحفظ اور شرمگاہوں کی حفاظت سے متعلق بہت سی قرآنی آیات ہیں، تاہم ذیل میں دو آیتیں درجہ کی جاتی ہیں :﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ﴾[1]"ان ایمان والوں نے یقیناً فلاح پالی ہے جو اپنی نماز میں دل سے جھکنے والے ہیں، اور جو لغو چیزوں سے منہ موڑے ہوئے ہیں، اور جو زکوٰۃ پر عمل کرنے والے ہیں اور جو اپنی شرمگاؤں کی (سب سے) حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپی بیویوں اور ان کنیزوں کے جو اُن کی ملکیت میں آچکی ہیں، کیونکہ ایسے لوگ قابل ملامت نہیں ہیں، ہاں جو اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہیں تو ایسے لوگ حد سے گذرے ہوئے ہیں۔" مؤمن مرد اور مؤمن عورتوں کو نظریں نیچی رکھنے کے بارے میں فرمان خداوندی ہے :﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ﴾[2]"مؤمن مردوزن سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہوں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاؤں کی حفاظت کریں، یہی ان ن کے لیے پاکیزہ طریقہ ہے، وہ جو کاروایاں کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب سے پوری طرح باخبر ہے۔ مؤمن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور شرمگاؤں کی حفاظت کریں۔" عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں: جب بولو تو سچ بولو، وعدہ کرو تو اس کو پورا کیا کرو، امانت میں خیانت نہ کرو، اپنی شرمگاؤں کی حفاظت کرو، نظریں نیچی رکھو، اپنے ہاتھوں کو (حرام کے لینے) سے بچاؤ۔[3]

تحفظ عفت وعصمت کے طرق وذرائع

اسلام میں عفت وعصمت کی حفاظت ہر مسلمان کا بنیادی فریضہ ہے، اس لیے اسلام نے عفت وعصمت کی حفاظت کے طور وطریقے بھی بتائے ہیں جو یہ ہیں: عفت وعصمت کی حفاظت کا ایک اہم ذریعہ "تقویٰ" یعنی خوفِ خدا اور آخرت میں باز پرس کا ڈر ہے۔ تقویٰ کا مفہوم یہ ہے کہ بندے کوئی بھی کام کرتے وقت اللہ تعالیٰ کو اپنے ساتھ مانے کہ میرے ہر کام پر وہ میرا محاسبہ کرے گا۔ یہ یقین انسان کو کسی کام کے کرنے یا اس سے روکنے کے لیے انتہائی اہم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾[4]" اے ایمان والوں اگر تم اللہ کے ساتھ تقویٰ کی روش اختیار کروگے تو وہ تمہیں (حق وباطل کی) تمیز عطاء کردے گا اور تمہاری برائیوں کا کفارہ کردے گا اور تمہیں مغفرت سے نوازے گا، اللہ فضل عظیم کا مالک ہے۔

تقویٰ وہ صفت ہے جس کے بدولت انسان اپنی جنسی خواہشات کو کنٹرول کرتا ہے، ناجائز جگہوں میں شہوت رانی سے اجتناب کرتا ہے اور یوں تقویٰ عفت و عصمت کے تحفظ میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ تقویٰ در حقیقت ایک بریکر ہے جو روک دیتا ہے انسان کو جہاں کوئی روکنے والا نہیں ہوتا اور تقویٰ سے گھر میں سکون آتا ہے، گھر جنت بن جاتا ہے۔ تقویٰ کیسی وہ اہمیت ہے جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے خطبہ نکاح کے لیے تقویٰ والی آیت "یَاأَیُّهَاالَّذِینَآمَنُو اتَّقُو اللّٰهَحَقَّتُقَاتِهِوَ لَاتَمُوتُنَّاِلَّاوَ أَنْتُمْمُسْلِمُونَ"[5] کو منتخب فرمایا۔ تحفظ عفت و عصمت کے مؤثر طرق میں سے ایک اہم طریقہ وذریعہ نکاح ہے۔ گناہ کے بڑے ذریعے دو ہیں: (1) زبان، اور (2) شرمگاہ۔ نکاح کر کے ان میں سے ایک بڑے ذریعہ شرمگاہ پر قابو پالیا جاتا ہے۔ اس لیے ایک موقع پر نبی کریم ﷺ نے خاص طور پر نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے بڑے اہتمام سے فرمایا((: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، عَلَيْكُمْ بِالبَاءَةِ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمُ البَاءَةَ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ)).[6] "اے نوجوانو! تم میں سے جو بھی حقوق زوجیت ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو، وہ ضرور نکاح کرلے کیونکہ یہ (شادی) نگاہ کو (نامحرموں سے) بہت زیادہ جھکانے والی اور شرمگاہ کی بہت زیادہ حفاظت کرنے والی ہے، جو نکاح کرنے کی استطاعت نہ رکھے، وہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ ایک قسم کا سترہ ہے۔

شادی چونکہ جنسی خواہشات کی تسکین فطری اور جائز محل ہے، اس لیے ایسے شخص کو "شیطان کا بھائی" کا کہا گیا ہے جو استطاعت کی باوجود شادی نہ کرے۔ حضرت ابو ذر فرماتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت کی خدمت میں عکاف بن بشیر تمیمی حاضر ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے عکاف سے پوچھا: اے عکاف! تمہاری بیوی ہے؟ عکاف نے جواب دیا: نہیں۔ رسول کریم ﷺ نے پوچھا کہ آپ کی کوئی لونڈی ہے؟ عکاف نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آپ کو اس کی استطاعت بھی ہے، عکاف نے کہا: ہاں استطاعت ہے۔ آپ نے یہ جواب سن کر فرمایا کہ (استطاعت کے باوجود شادی نہیں کرتے ہو تب تو آپ "أَنْتَ إِذًا مِنْ إِخْوَانِ الشَّيَاطِينِ"، شیطان کے بھائیوں میں سے ہو۔[7] البتہ اگر کوئی شخص کسی امر مجبوری کے باعث شادی کرنے کے قابل نہ ہو تو اس کے لیے شریعت مطہرہ نے یہ مشروع کیا ہے کہ وہ اپنی جنسی خواہشات کو دبانے کے لیے "روزہ" رکھا کرے، چنانچہ ارشاد نبوی ہے :يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَنْكِحْ، وَإِلَّا عَلَيْهِ الصَّوْمُ فَإِنَّهُ وِجَاءٌ»[8] " اے طبقہ نوجوانان! تم میں سے جس کو شادی کرنے کی استطاعت ہو، وہ شادی کرے، ورنہ اپنے اوپر روزہ کو لازم پکڑو کیونکہ روزہ ایک ڈھال ہے۔"

عفت و عصمت کو نقصان پہنچانے والے اسباب و عوامل

زناء کے اسباب، محرکات اور دواعی میں بد نظری سب سے نمایاں عنصر ہے، اسی لیے بد نظری "زنا کا داعی" اور بدکاری کا" قاصد" قرار دیا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے((:النَّظْرَةُ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ، مَنْ تَرَكَهَا خَوْفًا مِنَ اللَّهِ آتَاهُ

اللَّهُ إِيمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتُهُ فِي قَلْبِهِ»[9]" نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے، جس نے اللہ کے ڈر کی وجہ سے بد نظری چھوڑ دی، اللہ تعالیٰ ایسا ایمان عطاء فرمائیں گے کہ جس کی حلاوت و مٹھاس کو وہ دل میں محسوس کرے گا۔

مر دوزَن کا بے محابا اختلاط پوری انسانی تاریخ میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم ﷺ تک کسی بھی زمانے میں پسندیدہ نہیں سمجھا گیا، بلکہ اسے ناجائز قرار دیا گیا۔ اسلام میں تو اس پر انتہائی شد و مد سے قد غن لگائی گئی اور انسداد فواحش اور حجاب کا باضابطہ نظام مرتب کر کے واجب العمل قرار دیا گیا ہے۔ اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ سماج جنسی آوارگی سے پاک اور سماج کے افراد اپنے دلوں کو سفلی اور شہوانی بے لگام جذبات سے پاک رکھیں۔ اسی اختلاط سے بچنے کے لیے شریعت نے یہ انتظام کر رکھا ہے : عورتوں کی تعلیم کا دن جدا، عورتوں کی گزر گاہ جدا ہو، مسجد میں داخلے کا دروازہ الگ، عورتوں کے جانے تک آپ ﷺ کا مصلیٰ پر انتظار کرنا، عورتوں کی صفیں مردوں سے جدا، عورت کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے، نمازِ جمعہ، نماز عیدین میں عدم شرکت، مرد اور عورت میں خلوت کی ممانعت۔[10]

عفت و عصمت کو نقصان پہنچانے والے اسباب میں سے ایک اہم سبب "استطاعت کے باوجود شادی کرنے میں تاخیر کرنا" ہے. حالانکہ شادی کرنے والے سے اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد کا اعلان کیا ہے": ثَلَاثٌ كُلُّهُمْ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُ: الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالنَّاكِحُ الْمُسْتَعْفِفُ، وَالْمُكَاتَبُ يُرِيدُ الْأَدَاءَ "[11]" تین قسم کے لوگ وہ ہیں جن کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ پر واجب ہے: (1) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا (2) پاکدامنی کے مقصد سے نکاح کرنے والا (3) وہ مکاتب غلام جو اپنی قیمت ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ "بلکہ شادی باعث غناء ہے، جیسا کہ سورہ نور میں ہے : ﴿وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾۔[12] "اپنے یتیموں اور اپنے نیک غلاموں اور باندیوں کیشادی کرایا کرو، اگر ہوں فقیر، اللہ انہیں اپنے فضل سے مستغنی کر دیں گے، اللہ وسعت اور علم والا ہے۔ "ابن مسعود سے مروی ہے((: الْتَمِسُوا الْغِنَى فِي النِّكَاحِ))[13]"تونگری کو نکاح میں تلاش کر لیا کرو۔ "عفت و عصمت کے نقصان پہنچانے والے اسباب میں سے ایک اہم سبب " نکاح بیو گاں کا معیوب ہونا " بھی ہے۔

مسلم معاشرہ میں دوسروں کی دیکھا دیکھییہ رسم رواج پا گیا ہے کہ اگر کسی کی شریک حیات، شریکہ حیات وفات پا جائے تو اس کے لیے شادی کرنا بڑا عیب سمجھا جاتا ہے حتیٰ کہ خود اس کے ماں باپ بہن بھائی وغیرہ اسے پسند نہیں کرتے ہیں۔ حالانکہ شریعت مطہرہ نے شادی کی کوئی عمر متعین نہیں کی ہے، بلکہ ہر اس شخص کے لیے شادی کا حکم ہے جو اس کا ضرورت مند ہو۔ حالانکہ اسلام کے سنہری دور میں بغیر کسی خاص مجبوری کے کسی شخص کا بغیر شادی کے زندگی گزارنا بڑے عیب کی بات سمجھی جاتی تھی، بلکہ ہر ایسا شخص خواہ وہ مرد ہو یا عورت، جو قدرت کے باوجود شادی نہ کرتا تھا، وہ مشکوک نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں : مشہور تابعی حضرت سعید بن جبیرؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے شادی کر لی؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس نے فرمایا: تمہیں چاہیے کہ تم شادی کر لو، کیونکہ اس امت

کے سب سے افضل شخص (یعنی رسول اللہ ﷺ) سب سے زیادہ بیویوں والے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے کہ " اگر میری عمر کا ایک دن بھی باقی ہو تو میں چاہوں گا کہ اس رات بھی میری کوئی بیوی ہو۔ ابراہیم بن میسرہؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے طاؤوسؒ نے کہا: " تم شادی کرلو ورنہ میں تمہارے بارے میں وہی کہوں گا جو ابو الزوائد سے حضرت عمر نے کہا تھا، حضرت عمر نے کہا تھا کہ تم نے شادی نہیں کی تو اس کا معنییہ ہے کہ یا تو مردانہ طاقت نہیں رکھتے یا پھر گناہ کرتے ہو۔[14]

عفت کے فوائد

شرمگاہ کی حفاظت اور عفت مآبی کے فوائد و منافع بے شمار ہیں، ان میں نمایاں طور پر : اخروی فلاح و نجات، دنیا کی کامیابی اور عزت، نسل و نسب کی حفاظت، معاشرے کی تطہیر، دل کی حفاظت، صحت کی حفاظت، اندرون کے ایمانی نور کا حصول ، نیکی کا شوق، بدی سے گریز اور بُعد وغیرہ شامل ہیں۔[15]

فواحش و منکرات کے نقصانات

چونکہ کسی چیز کی اہمیت کا اندازہ اس کی ضد کے ہونے کی صورت میں ہوتا ہے، اس لیے اہل علم نے عفت عصمت کے فوائد کے ساتھ ساتھ قرآن و سنت سے مستنبط فرما کر فواحش و معاصی کے درج ذیل نقصانات ذکر فرمائے ہیں : غم کی کثرت، پریشانیوں اور بے چینی میں اضافہ ، دل اور چہرے کی ظلمت و تاریکی بھی ایسے گناہوں کی بدولت وقوع پذیر ہوتی ہیں، دل میں وحشت جنم لیتی ہے اور چہرہ اداس سا رہتا ہے، نفرتیں، بغض و عداوتیں جنم لیتی ہیں جو بعض اوقات قتل جیسے جرم عظیم کا سبب بھی بن جاتی ہیں، ایسے گناہوں کی نحوست سے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں، دور ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور پکڑ شروع ہو جاتی ہے۔ اللہ کی نعمت سے بے زاری اور رحمت کی دوری شروع ہو جاتی ہے، انسانی صحت تباہ ہو جاتی ہے، اعصابی و دماغی کمزوری کے لاحق ہونے کے ساتھ ساتھ جسم کے بہت سے اعضاء متاثر ہوتے ہیں، رزق سے محرومی ہونے لگتی ہے ، دین و تقویٰ کا خاتمہ ہو جاتا ہے ، نیک ، عفیف اور عادل جیسے نام سلب ہو جاتے ہیں اور فاجر ، فاسق ، زانی اور جاہل جیسے القاب کا مستحق ہوتا ہے، قطع رحمی، والدین کی نافرمانی، ظلم اور حرام خوری جیسے امراض روحانیہ لاحق ہو جاتے ہیں، مال کا ضیاع ہوتا ہے، عزت و شہرت خراب ہونے کے ساتھ ساتھ بے غیرتی پیدا ہو جاتی ہے، نسب و حسب غیر محفوظ ہوتے ہیں، ذلت و رسوائی مقدر بن جاتی ہے، علم و عقل سلب ہو جاتا ہے، معاشرتی فساد پیدا ہو جاتا ہے۔[16] فواحش و جرائم کے انسداد کے لیے اسلام نے اولاً وعظ و نصیحت کے ذریعہ باز رہنے کا حکم ہے، ثانیاً حدود و تعزیرات کا انتہائی جامع اور مؤثر نظام تشکیل دیا ہے۔ ارشادِ نبوی ہے» : حَدٌّ يُعْمَلُ بِهِ فِي الْأَرْضِ، خَيْرٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ أَنْ يُمْطَرُوا أَرْبَعِينَ صَبَاحًا» [17]" اسلامی سزا کا نافذ کرنا انسانوں کے لیے چالیس دنوں کی بارش کے نفع سے بھی زیادہ مفید ہے۔

خلاصہ بحث

علم و حکمت کا سرچشمہ یونان کا زوال ہو، یا سلطنت روما کا سقوط، یا عصر حاضر کی تہذیب کا کھوکھلا پن۔ سب کے زوال میں بے حیائی اور جنسی آوارگی کے سیلاب بلاخیز کا نمایاں کردار رہا ہے۔ اسلام چونکہ ایک مکمل ضابطہ حیات کا رکھتا ہے، اور اس میں

حیات انسانی کے جملہ پہلوؤں سے تعرض کیا گیا ہے۔ حیات انسانی کا ایک عظیم شعبہ جس پر اس کی بقاء کا دار و مدار ہے، عفت و عصمت کا تحفظ ہے۔ عفت و پاک دامنی اسلام کا تاکیدی و مبارک حکم، فطرت انسانی کا تقاضا اور شرافت کا اعلیٰ معیار ہے۔ عفت و پاک دامنی انسانی حسن و جمال اور اعلیٰ سیرت کا تقاضا ہے۔ شرم گاہوں کی حفاظت اور خواہشات کو قابو میں لانے کو عظیم و مقبول عمل اور اخروی درجات میں بلندی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ اسلام میں عفت و عصمت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اسلام نے عفت و عصمت کی حفاظت کے لیے تاکید احکام کے ساتھ ساتھ اس کے تحفظ کے عوامل کی نشاندہی اور اس کو تاخت و تاراج کرنے والے عناصر کی قلعی کھولی ہے۔ شرمگاہ کی حفاظت اور عفت مآبی کے فوائد و منافع بے شمار ہیں، ان میں نمایاں طور پر: اخروی فلاح و نجات، دنیا کی کامیابی اور عزت، نسل و نسب کی حفاظت، معاشرے کی تطہیر، دل کی حفاظت، صحت کی حفاظت، اندرون کے ایمانی نور کا حصول، نیکی کا شوق، بدی سے گریز اور بُعد وغیرہ شامل ہیں

References

[1] *Al-Mōminon* , 23:1-7.
[2] *Al-Nōr, 24:31,30*
[3] Musnad-e-Ahmed bin Hanbal , *Mussis o risala* , (Bairot: Hadis ubada bin samit :20001, v:37), 417, Hdadis no :22757.
[4] *Al-Anfāl,* 8:29.
[5] *Al-Imrān ,3:102*
[6] Abu Mohamed Bin Easa, Al Tirmizi , *Sunān ul Tirmizi* ,(Bairot: Dar ul Gharb Islami ,1998, v:2), 382, Hadis No :1081.
[7] Musanaf Abulrazaq , *Kītab ul Nīkah* , v:6, 171, Hadith No :10387.
[8] Musnaulbzar , *Ibrāhim An Alqāma* , v:4,:299.
[9] Mohammed Bin Salama Abu Abdullah Al Guzai, *Musānd ul Shihāb* , (Bairot: Mussaitursala , 1986, v:1), 195, Hadith No:292.
[10] Pir Zulfiqar Naqshbandi, *Haia, Aūr Pakdāmnī* , (Jhang :Mahdulfaqeer:2012), 73.
[11] Musand-e-Ahmed Bin Hanbal , *Musānd Abi Hūrairā* , v:1, 378
[12] *Al- Nōr , 24:32.*
[13] Abulfida Ismail Bin umar Ibn-e-Kaseer, *Tasfir ul Qurān al Azīm,* (Bairot: Darulkutb, 1419, v:6), 48.
[14] Mahnama Meesaq, *Larkion ki Baghāwāt :Asbāb w Ilāj,* (Lahore:, v:69, serial:6, 2020),148-149
[15]Muhammad Asjad Qasmi Nadvi, *Islam Main Ifft-o-Asmāt ka Māqām*, (India: Markaz-e-Imam Wali Ullah, 2015), 56.
[16] Daily Jang Quetta, Friday, 2020, 5.
[17] Sunan Ibn-e-Maja, Kitābulhdood , Baab Iqamulhudood, v:2, 448,Hadis No:2538.